



سوال

(26) وتروں کے بعد دو رکعت پڑھنے کا ثبوت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بعد از نماز عشاء وتر پڑھنے کے بعد دو رکعت ادا کرنے کا جواز ملتا ہے مفصل حدیث نبوی سے روشنی ڈالئے۔ (ذوالفقار احمد۔ راہوالی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز وتر کی ادائیگی کے بعد بیٹھ کر دو رکعت پڑھنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اس کے متعلق کئی ایک احادیث صحیحہ موجود ہیں۔

(1)۔۔ ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

ناث عائشہ رضی اللہ عنہا عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فكانت: كان یصلی ثلاث عشرة ركعة، یصلی ثمان ركعات، ثم یوتر، ثم یصلی ركعتین وهو جالس، فاذا اراد ان یركع، قام فركع، ثم یصلی ركعتین بین النداء والاقامة من صلاة الصبح

(صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرھا 126/738)

"میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے سوال کیا تو انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر وتر ادا کرتے پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے جب رکوع ادا کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے پھر صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت پڑھتے۔" (ابن ماجہ 1196)

(2)۔۔ سعد بن ہشام کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے جب انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ نو رکعت وتر اس طرح ادا کرتے کہ آٹھویں میں تشہد بیٹھتے اللہ کا ذکر، حمد اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے۔

"ثم یصلی ركعتین بعد السلام وهو قائم"

(صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرھا 139/736)

"پھر بیٹھ کر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت پڑھتے۔"



امام نووی نے لکھا ہے کہ "اس حدیث کے ظاہر سے امام اوزاعی اور امام احمد نے وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کو مباح قرار دیا ہے اور امام مالک نے اس سے انکار کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں :

"قلت: الصواب: أن يأتين الركعتين فكلهما صلى الله عليه وسلم بعد الوتر جائزاً؛ لبيان جواز الصلاة بعد الوتر، وبينان جواز النقل جائزاً، ولم يوافق علي ذلك، بل هي فله مرة أو مرتين أو مرات قليلة"

(شرح النووی علی صحیح الامام مسلم 6/19 مطبوعہ بیروت)

"میں کہتا ہوں کہ درست بات یہ ہے کہ ان دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر پڑھنے کا جواز بیان کرنے کے لیے ادا کیا ہے اور اس پر دوام نہیں کیا بلکہ اسے ایک یا دو مرتبہ یا بہت تھوڑی دفعہ کیا ہے۔"

مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری فرماتے ہیں :

"فیہ مشروعیہ رکعتین بعد الوتر عن جلوس"

(مرعاة المفاتیح 4/225)

"حدیث عائشہ میں وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی مشروعیت ہے۔"

پھر دوسری حدیث "اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وتراً"

"تم اپنی رات کی آخری نماز وتر بناؤ۔" پر بحث کر کے لکھتے ہیں :

"والراجح عندی ما ذهب إليه النووي ان الامر في قوله اجعلوا الخ للندب لا لليجاب" (مرعاة المفاتیح 4/265)

"میرے نزدیک راجح بات وہی ہے جس کی طرف امام نووی گئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان "اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وتراً" میں امر ندب کہلنے سے وجوب کہلنے نہیں۔"

(3)۔۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ :

"أن النبي صلى الله عليه وسلم، كان يصلى بعد الوتر ركعتين خفيفتين وبجلاس"

"بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر دو ہلکی سی رکعتیں ادا کرتے تھے۔"

(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة والسنة فیها 1195 ترمذی، ابواب الصلاة، باب ماجاء لا وتران فی لیلۃ 471 مسند احمد 298/6/299 دار قطنی باب فی الركعتین بعد الوتر 1666، 2/26 بیہقی 3/32 کتاب الوتر ل محمد بن نصر المروزی باب صلوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الوتر ص 311 الکامل لابن عدی 6/2410) اس کی سند میں میمون بن موس المرئی متکلم فیہ ہے۔



اسی طرح اس کے تیج الحسن بن ابی الحسن البصری ثقہ و فاضل ہونے کے ساتھ کثیر الارسال اور مدلس ہیں۔

(تقریب ص 29 طبقات المدلسین ص: 29 قصیدہ ابی محمود المقدسی ص: 37 التبيين لاسماء المدلسين ص 346 التانیس بشرح منظومہ الذہبی فی اهل التدیلس ص 23 النکت علی ابن الصلاح 2/631 جامع الحکصیل ص: 194)

اور ان کی والدہ ام الحسن خیرہ کے بارے ابن حجر فرماتے ہیں:

مقبولہ (تقریب ص 468 تھذیب التھذیب 6/592)

جب کہ امام ابن حزم ایک مقام پر فرماتے ہیں:

"ام الحسن بن ابی الحسن وہی خیرہ ہوا اسمہا ثقہ مشورہ" (المحلی 3/127)

"ام الحسن بن ابی الحسن کا نام خیرہ ہے اور یہ ثقہ مشورہ ہیں۔"

دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: ثقہ الثقات اور ان کی ایک روایت ذکر کر کے کہتے ہیں:

"وہذا السناد کالدنب" (المحلی 4/220)

امام ابن حبان نے انہیں "کتاب الثقات" 4/216 میں ذکر کیا ہے۔

مذکورہ توضیح سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کی سند معلول ہے لیکن مختلف شواہد کی وجہ سے حسن اور اس کا ایک صحیح شاہد اوپر ذکر کردہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ علامہ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ (تحقیق الترمذی 2/335)

(4)۔۔ ابو امامتہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ان القبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ما بعد الوتر و یجالس یقرأ فیما (اذا قرأت) و (قل یا ایہا الکافرون)"

(مسند احمد 5/260'269 بیہقی 3/33 کتاب الوتر لمحمد بن النصر المروزی ص 311 طحاوی 1/236 المعجم الکبیر للطبرانی)

"بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے ان دونوں میں اذ قرأت اور قل یا ایہا الکافرون کی قراءت کرتے تھے۔"

علامہ حیشی فرماتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (مرعاۃ المفاتیح 4/299)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ (تحقیق المشکاۃ 1/401)

(5)۔۔ اس معنی کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (بیہقی 3/33 دارقطنی)

(6)۔۔ "عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا مع رسول اللہ فی سفر فقال "ان السفر جہد و قتل فاذا اوتر احدکم فلیرک رکعتین فان استیقظ والا کانتا"



(دارقطنی، کتاب الوتر، باب فی الرکعتین بعد الوتر 1665 سنن الدارمی، باب فی الرکعتین بعد الوتر 1602 بیہقی 3/33 مجمع الزوائد 2/249 طحاوی 1/236)

"ثوبان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں ان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ نے فرمایا: بلاشبہ سفر مشقت پر مبنی اور طبیعت پر گراں ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی وتر ادا کرے۔"

(یعنی ابتدائی رات میں سونے سے پہلے آخری رات میں بیداری پر وثوق نہ ہونے کی وجہ سے) وہ دو رکعت ادا کر لے اگر وہ بیدار ہو گیا۔ (اور نماز پڑھ لی تو نور علی نور) اور اگر بیدار نہ ہو ایسے کے غلبے کی وجہ سے) تو یہ دو رکعتیں اس کے لیے (رات کے قیام سے) کافی ہوں گی۔

علامہ پیشی فرماتے ہیں:

"رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفیہ عبداللہ بن صالح کاتب اللیث وفیہ کلام" (مجمع الزوائد 2/249)

اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں عبداللہ بن صالح کاتب اللیث ہے اور اس میں کلام ہے۔ عبداللہ بن صالح ابو صالح کاتب اللیث بن سعد کے بارے میں ملاحظہ ہو:

(المغنی فی الضعفاء 1/544 تہذیب التہذیب 3/167'170'171'172'173'174'175'176'177'178'179'180'181'182'183'184'185'186'187'188'189'190'191'192'193'194'195'196'197'198'199'200'201'202'203'204'205'206'207'208'209'210'211'212'213'214'215'216'217'218'219'220'221'222'223'224'225'226'227'228'229'230'231'232'233'234'235'236'237'238'239'240'241'242'243'244'245'246'247'248'249'250'251'252'253'254'255'256'257'258'259'260'261'262'263'264'265'266'267'268'269'270'271'272'273'274'275'276'277'278'279'280'281'282'283'284'285'286'287'288'289'290'291'292'293'294'295'296'297'298'299'300'301'302'303'304'305'306'307'308'309'310'311'312'313'314'315'316'317'318'319'320'321'322'323'324'325'326'327'328'329'330'331'332'333'334'335'336'337'338'339'340'341'342'343'344'345'346'347'348'349'350'351'352'353'354'355'356'357'358'359'360'361'362'363'364'365'366'367'368'369'370'371'372'373'374'375'376'377'378'379'380'381'382'383'384'385'386'387'388'389'390'391'392'393'394'395'396'397'398'399'400'401'402'403'404'405'406'407'408'409'410'411'412'413'414'415'416'417'418'419'420'421'422'423'424'425'426'427'428'429'430'431'432'433'434'435'436'437'438'439'440'441'442'443'444'445'446'447'448'449'450'451'452'453'454'455'456'457'458'459'460'461'462'463'464'465'466'467'468'469'470'471'472'473'474'475'476'477'478'479'480'481'482'483'484'485'486'487'488'489'490'491'492'493'494'495'496'497'498'499'500'501'502'503'504'505'506'507'508'509'510'511'512'513'514'515'516'517'518'519'520'521'522'523'524'525'526'527'528'529'530'531'532'533'534'535'536'537'538'539'540'541'542'543'544'545'546'547'548'549'550'551'552'553'554'555'556'557'558'559'560'561'562'563'564'565'566'567'568'569'570'571'572'573'574'575'576'577'578'579'580'581'582'583'584'585'586'587'588'589'590'591'592'593'594'595'596'597'598'599'600'601'602'603'604'605'606'607'608'609'610'611'612'613'614'615'616'617'618'619'620'621'622'623'624'625'626'627'628'629'630'631'632'633'634'635'636'637'638'639'640'641'642'643'644'645'646'647'648'649'650'651'652'653'654'655'656'657'658'659'660'661'662'663'664'665'666'667'668'669'670'671'672'673'674'675'676'677'678'679'680'681'682'683'684'685'686'687'688'689'690'691'692'693'694'695'696'697'698'699'700'701'702'703'704'705'706'707'708'709'710'711'712'713'714'715'716'717'718'719'720'721'722'723'724'725'726'727'728'729'730'731'732'733'734'735'736'737'738'739'740'741'742'743'744'745'746'747'748'749'750'751'752'753'754'755'756'757'758'759'760'761'762'763'764'765'766'767'768'769'770'771'772'773'774'775'776'777'778'779'780'781'782'783'784'785'786'787'788'789'790'791'792'793'794'795'796'797'798'799'800'801'802'803'804'805'806'807'808'809'810'811'812'813'814'815'816'817'818'819'820'821'822'823'824'825'826'827'828'829'830'831'832'833'834'835'836'837'838'839'840'841'842'843'844'845'846'847'848'849'850'851'852'853'854'855'856'857'858'859'860'861'862'863'864'865'866'867'868'869'870'871'872'873'874'875'876'877'878'879'880'881'882'883'884'885'886'887'888'889'890'891'892'893'894'895'896'897'898'899'900'901'902'903'904'905'906'907'908'909'910'911'912'913'914'915'916'917'918'919'920'921'922'923'924'925'926'927'928'929'930'931'932'933'934'935'936'937'938'939'940'941'942'943'944'945'946'947'948'949'950'951'952'953'954'955'956'957'958'959'960'961'962'963'964'965'966'967'968'969'970'971'972'973'974'975'976'977'978'979'980'981'982'983'984'985'986'987'988'989'990'991'992'993'994'995'996'997'998'999'1000)

اس کے بارے میں راجح بات یہ ہے کہ یہ حسن درجے کا راوی ہے بشرطیکہ اس کی روایت ثقات کے خلاف نہ ہو مذکورہ حدیث میں اس کی متابعت عبداللہ بن وہب نے دارمی کے ہاں کر رکھی ہے علامہ عبید اللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے دارمی کی سند کو جید قرار دیا ہے۔

"امام ترمذی الجواب الصلاة باب ما جاء لاوتران فی لیلة"

"میں طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لاوتران فی لیلة"

ایک رات میں دو وتر نہیں کے تحت رقمطراز ہیں کہ اہل علم کا اس بات میں اختلاف ہے کہ جو شخص پہلی رات وتر ادا کرے پھر آخری رات میں اٹھ کھڑا ہو آپ کے صحابہ میں سے بعض اہل علم اور کچھ ان کے بعد والے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ وتر توڑ دے ان کا کہنا ہے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت ملا دے اور پھر جو ظاہر ہو نماز پڑھے پھر آخر میں وتر ادا کرے اس لئے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں اور اسی بات کی طرف امام اسحاق بن راہویہ گئے ہیں اور بعض اہل علم صحابہ وغیر ہم نے کہا ہے کہ جب اول رات وتر ادا کرے پھر سو جائے پھر رات کے آخر میں قیام کرے تو جو حصہ اس کے لئے ظاہر ہو پڑھ لے اور پلپنے وتر کو نہ توڑے اور وتر کو اسی حال میں چھوڑ دے۔

یہ قول امام سفیان ثوری، امام مالک بن انس، امام عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، اہل کوفہ اور امام احمد رحمہم اللہ اجمعین کا ہے اور یہی صحیح ترین قول ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے مروی ہے کہ آپ نے وتر کے بعد نماز ادا کی ہے۔

(جامع الترمذی 2/324 تحقیق احمد شاکر رحمہ اللہ)

اس کے بعد امام ترمذی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی ہے۔



مذکورہ بالا تحقیق سے معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز کے ساتھ جس نے وتر ادا کئے تو وہ اس کے بعد دو رکعت پڑھے تو جائز و درست ہے اور (اجعلوا آخر صلا تکم باللیل وتراً) تم اپنی آخری نماز وتر بناؤ میں امر و وجوب کے لئے نہیں بلکہ مذہب و استحباب کے لئے ہے اور جس شخص نے اول رات وتر ادا کئے ہوں اور اسے پچھلی رات بیداری نصیب ہو جائے تو وہ قیام کر لے اور رات میں ادا کئے ہوئے وتروں کو نہ توڑے۔ واللہ اعلم بالصواب

حدا معذی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3 - کتاب الصلوٰۃ - صفحہ 120

محدث فتویٰ